ماڈیول نمبر1 — سبق نمبر 9 : تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/ صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
9	**تمناؤں میں اُلجھایا گیا ہوں** (غزل: شادؔ عظیم آبادی)	• نئے الفاظ اور محاوروں کو اپنی گفتگو میں استعمال کرنا • اشعار یاد کر کے پڑھنا	اشعار کو ان کے آہنگ کے مطابق پڑھنا	اشعار سمجھنے کے بعد ان کی تشریح کرنا	• شادؔ عظیم آبادی • اضافت • تشبیہ • استعارہ	• غزل سرائی • بیت بازی

شاعر کے بارے میں

- شادؔ عظیم آبادی 1846 میں عظیم آباد (پٹنہ) میں پیدا ہوئے۔
- شادؔ عظیم آبادی جدید غزل کے شاعر ہیں۔ ان کے کلام میں بہت سادگی ہے۔ ان کے یہاں اعلیٰ درجے کے خیالات آسان زبان میں ہیں۔ شادؔ کی غزل میں عشقِ حقیقی سے متعلق مضامین زیادہ ہیں۔ شادؔ نے انسان کی پریشانیوں اور اس کے تجربات و احساسات کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔

اشعار کا مفہوم

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں　　کھلونے دے کے بہلایا گیا ہو

- اس مطلع میں شادؔ انسان کی حقیقت بیان کر رہے ہیں کہ انسان اپنی تمناؤں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور زندگی کی دشواریوں کو بھلا دیتا ہے۔ اس طرح شادؔ کے مطابق تمنائیں انسان کو بہلانے کو کھلونا ہیں۔

ہوں اس کوچے کے ہر ذرے سے آگاہ　　ادھر سے مدّتوں آیا گیا ہوں

- اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میں نے اپنے محبوب کے کوچے کے اس قدر چکر لگائے ہیں کہ اس کے ہر ذرے، یعنی ہر چھوٹی بڑی چیز سے واقف ہو گیا ہوں۔ مجھ سے وہاں کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

دلِ مضطر سے پوچھ اے رونقِ بزم　　میں خود آیا نہیں، لایا گیا ہوں

- اس شعر میں شادؔ انسان کی مجبوری اور لاچاری کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ''رونقِ بزم'' سے مراد یہاں دنیا ہے۔ یعنی دنیا میں انسان اپنی مرضی سے نہیں آیا ہے بلکہ یہاں لایا گیا ہے، اسی لیے اس کا دل بے چین و بے قرار ہے۔ اگر انسان اپنی مرضی سے آتا تو یہ بے چینی نہیں ہوتی۔

نہ تھا میں معتقد اعجازِ مے کا　　بڑی مشکل سے منوایا گیا ہوں

- اس شعر میں شادؔ کہتے ہیں کہ وہ شراب کے معجزوں سے واقف نہیں تھے، لیکن انھیں دوستوں نے اس کا لطف لینے پر مجبور کیا تو انھیں یہ احساس ہوا کہ اس میں دکھ درد کا علاج پایا جاتا ہے۔

کجا میں اور کجا اے شادؔ دنیا　　کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں

- مقطع میں شادؔ کہتے ہیں کہ کہاں یہ دنیا اور کہاں وہ دنیا یعنی جنت۔ انسان کا اصل مقام تو جنت ہے لیکن اسے کیسی دنیا میں بھیج دیا گیا ہے۔ اس لیے جب یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے تو اس دنیا میں ذرا بھی جی نہیں لگتا۔

خاص باتیں

- یہ غزل چھوٹی بحر میں ہے۔
- شاؔد نے اس غزل میں انسان، دنیا اور زندگی کے فلسفے کو آسان اور شیریں الفاظ میں بیان کیا ہے۔
- اس غزل میں شاؔد نے طنز، شوخی، تشبیہات اور استعارات کو خوبصورتی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

سمجھنے کی بات

- اس غزل میں شاؔد نے انسانوں کے معمولی تجربات اور معاملات کے ذریعے گہری باتیں بیان کی ہیں۔ اس غزل لفظ ''میں'' سے مراد خود شاؔد نہیں ہیں بلکہ تمام انسان اور انسانیت ہے۔ یہ پوری غزل انسان کی حقیقت کو بیان کرتی ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- مطلع کے شعر میں تمناؤں میں الجھنے سے مراد دنیا کے کاروبار اور اس کی خواہشوں میں الجھنا ہے جس کی وجہ سے انسان اصل حقیقت سے لاعلم رہتا ہے۔
- دوسرے شعر میں ''کوچے'' کا لفظ استعمال کر کے شاعر نے معنی میں وسعت پیدا کی ہے۔ اگر گلی کا لفظ استعمال ہوتا تو معنی میں وسعت پیدا نہیں ہوتی۔ آیا گیا متضاد الفاظ استعمال کیے ہیں۔
- تیسرے شعر میں شاعر نے دو اضافتیں استعمال کی ہیں۔ دل مضطر اور رونق بزم یعنی بے قرار دل اور محفل کی رونق۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ صحیح جواب پر صحیح کا نشان '' ✓ '' لگایئے۔

تمنّاؤں میں الجھایا گیا ہوں سے مطلب ہے:

(a) دنیا کی آرزوؤں میں الجھ کر رہ گیا ہوں۔

(b) اس جہاں کی رونقیں دیکھنے کے قابل ہیں۔

(c) انسان کی زندگی کا مقصد عیش کرنا ہے۔

2۔ شاعر ''اعجازے'' کا معتقد کیوں ہوگیا۔

3۔ شاؔد عظیم آبادی کی زبان اور ان کی غزلوں کی خصوصیات کے بارے میں لکھیے۔